نظرات

پنجاب اور کشمیر میں حالات سازگار ہو رہے ہیں۔ یہ خبر ہر امن پسند انسان کے لئے خوشی کی بات ہے۔ پنجاب تو دس سال آگ میں جلتا رہا جسکی وجہ سے جان و مال کے نقصان کے علاوہ پنجاب میں ترقی و کامیابی کے تمام راستے رُک گئے تھے جو پنجاب ہندوستان کے دیگر صوبوں سے نسبتاً زیادہ خوشحال صوبہ کہلاتا تھا۔ اناج کے معاملے میں اسکو ہندوستان کے تمام صوبوں پر برتری حاصل تھی اور اس کے باشندے ملک کے دیگر علاقوں میں اپنی اعلیٰ کارکردگی کی بدولت سراہے اور عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے حالات ناگفتہ بہ نے اس پنجاب کو کچھ عرصہ کے لئے فرقہ پرستی اور علیٰحدگی پسندی کی لعنت کے اندھیرے میں دھکیل کر رکھ دیا تھا۔ اطمینان و مسرت کی بات ہے کہ یہ تاریک دور اب چھٹ رہا ہے اور پنجاب اپنے سابقہ سنہری دور کی طرف لوٹ رہا ہے اس میں جہاں پنجاب کے عوام کی دور اندیشی کو دخل ہے وہیں مقامی حکومت اور صوبہ کے فرض شناس اعلیٰ افسران کی سُوجھ بُوجھ لیاقت و صلاحیت کو کریڈٹ پہنچتا ہے۔

کشمیر ۱۹۸۹ء سے تباہی و بربادی جارحیت و تشدد کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا ہے جو کشمیر امن و امان کا گہوارہ رہا ہے جہاں مسلم آبادی کی اکثریت کیوجہ سے انسانیت اور بنی نوع انسانی کی فلاح اور بقاء و حفاظت کے کارہائے نمایاں انجام دیئے جاتے رہے ہوں وہیں اسلام کا سچا پرستار مجاہد خادم انسانیت میر واعظ حضرت مولوی محمد فاروق آناً فاناً گولیوں سے چھلنی کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ کشمیر اور کشمیری عوام کی زبردست بدبختی تھی کہ اسے چند ناعاقبت اندیش رہنماؤں کی قیادت و غلط رہنمائی کی بدولت چند سال تباہی و بربادی کے سائے میں بسر کرنے پڑے کئی بے گناہ انسان جن میں عورتیں بچے جوان سب ہی شامل ہیں موت کی آغوش میں پہونچ گئے اس کی وجہ کچھ بھی ہو مگر اس میں سب سے زیادہ دخل کچھ غلط رہنماؤں کی غلط

رہنمائی و قیادت ہی کو حاصل ہے۔ اور اسے ہم کسطرح بیان کریں کہ کشمیر کے زبردست رہنما اور کشمیری عوام کے دلوں پر عرصۂ دراز تک راج کرنے والے شیخ محمد عبداللہ کی قبر تک کی حفاظت کے لالے پڑ گئے تھے پولیس کے ذریعے ہی ان کی قبر کی حفاظت کر کے اسے اب تک محفوظ رکھا جا سکا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب کسی حد تک کشمیر میں حالات سازگار ہو رہے ہیں اور توقع ہے کہ جلد از جلد کشمیر پھر اپنی سابقہ شان و شوکت کی طرف لوٹے گا جس کے لئے وہ مشہور ہے اور پوری دنیا میں اسے جنت نشان سے یاد کیا جاتا ہے۔ کشمیر کے ذکر کے ساتھ قدرتی طور پر ہمارے ذہن میں مندرجہ ذیل واقعہ تازہ ہو گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے پتہ چلے گا کہ کشمیری عوام کس قدر انسانیت کے پرستار ہیں وہ اسلامی تعلیمات کے سچے پیرو کار ہیں اور اسلامی ورثہ، اسلامی تہذیب و تمدن کے صحیح معنوں میں امین ہیں ان میں اسلامی تعلیمات کی پیروی کے تحت اپنے غیر مسلم بھائیوں کی بھلائی و بہتری اور ان کی خدمت کرنے کی تڑپ ہر وقت دل میں رہتی ہے۔

"حاجی احمد اللہ مرحوم و مغفور سری نگر کشمیر کی ایک قابل لحاظ قابل احترام مخیّر و نیک دل اور مذہبی شخصیت ہوئے ہیں۔ ان سے متعلق ۱۹۳۸ء کا واقعہ ہے، سری نگر میں ان کی معمولی چھوٹی سی سوڈا واٹر کی ایک دوکان تھی ایک دن میں وہ حسب معمول دوکان پر بیٹھے تھے کہ انکی دوکان کے سامنے والی سڑک پر سے ایک تانگہ گرتا پھسلتا ہوا گر اس میں ایک پورا ہندو پریوار جو اپنے آبائی وطن کلکتہ سے سری نگر گھومنے آیا ہوا تھا، بیٹھا تھا وہ سب تانگے سے ایسے گرے کہ ان کے ہاتھ پاؤں، کمر، پیٹ سب جگہ سخت چوٹیں آئیں۔ پردیس اور وہ بھی مسلم علاقہ میں ہندو پریوار کا کوئی شناسا ہی نہ تھا، اب زندگی کی امید اس کے سامنے ختم موت ہی موت دکھائی دے رہی ہے مگر نہیں۔ جہاں حاجی احمد اللہ جیسی نیک دل ہستیاں موجود ہوں وہاں نہ کوئی ہندو ہونے کیوجہ سے اجنبی ہے اور نہ کوئی اور دوسرے مذہبی ہونے کی وجہ سے بیگانہ! حاجی احمد اللہ اپنی دوکان کو کھلی چھوڑ، چوری چاری کی پرواہ کئے بغیر تانگے سے گری شدید چوٹوں میں مبتلا درد سے کراہ رہی، سواریوں کی امداد کو لپکے اپنے سہارے سے انھیں اٹھایا اور اپنی دوکان میں چارپائی کا کسی نہ کسی طرح ارجنٹ انتظام کر کے انھیں اس